عمارۃ الاوقات بوظائفِ العبادات

مع بیانِ الدرجات والدرکات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی احسانہ وانعامہ حمدا کثیرا ونذکرہ ذکرا لا یغادر فی القلب استکبارا صغیرا ولا کبیرا والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد المبعوث بالحق بشیرا ونذیرا وعلی الہ وصحبہ الذین اصبح کل واحد منہم نجما فی الدین ھادیا وسراجا فی الاسلام منیرا اما بعد اللہ نے جو زمین کو اپنے بندون کا تابع کیا ہی سو اس غرض سے نہین کیا کہ وہ زمین کے اطراف مین اونچے اونچے مکان و محل بنا کر رہین بلکہ اسلیے کیا ہی کہ وہ اس خاکدان فانی کو ایک فرودگاہ و مسافرخانہ جانین اور اس مزرعۂ آخرت سے ایسا زادراہ لین کہ جو اونکو وطن اصلی کے سفر مین کام آسے اور علم و فضل کے تحفے اپنے لیے ذخیرہ کرین اور دنیا کے پھندون اور مہلک مقامون سے بچے رہین اور جان لین کہ یہ عمر اونکو اس طرح لیے جاتی ہے جسطرح کہ کشتی اپنے سوارون کو لیے جاتی ہی اس دنیا

مین سب لوگ مسافر ہین اونکی پہلی منزل مہد ہے اور پچھلی منزل لحد اور وطن سب کا
جنت ہی یا دوزخ اور عمر آدمی کی اوس سفر کا فاصلہ ہے   ع
زیست ایک ماندگی کا وقفہ ہے   یعنے آگے چلین گے دم لیکر
برس اس فاصلے کے مرحلے ہین اور مہینے فرسنگ ہین اور دن میل ہین اور سانس
قدم ہین اور طاعت اس سفر کا سرمایہ ہی اور اوقات لیل و نہار راس المال ہین اور
شہوات واغراض و لذات اس راہ کے غارتگر اور راہزن ہین اور نفع اس جگہہ کا
یہی ہی کہ مسلمان کو دار السلام مین بڑی سلطنت اور پایدار نعمت کے ساتھہ اللہ کے
دیدار برکت آثار سے کامیابی حاصل ہو اور ٹوٹا یہان کا یہ ہی کہ طوق و زنجیر و قید
و عذاب شدید و عقاب نار کے ساتھہ اللہ تعالی سے دور جا پڑے اس حالت مین جو
شخص ایک سانس بھی غفلت کرتا ہی اور اوسدم مین کوئی طاعت جو اللہ سے نزدیک
کرے بجا نہین لاتا تو وہ قیامت کے دن اتنا خسارہ اوٹھائیگا جسکا کچھہ اندازہ نہین
ہوسکتا ہی اسی خطر عظیم اور امر ہولناک کے لیے اہل توفیق نے مستعد ہوکر لذات
نفسانی و شہوات جسمانی کو بالکل چھوڑ دیا اور بقیۂ عمر و انفاس مستعار کو غنیمت کبری جانا
اور دن رات کو اللہ کے ذکر مین بسر کرنے کے لیے ہر وقت مین ایک جدا وظیفہ
مقرر کیا تاکہ اوس فکر کے ذریعے سے اللہ کا قرب طلب کرین اور طرف دار القرار کے
سرگرم و ساعی ہون سو طریق علم آخرت مین معلوم کرنا تفصیل وظائف کا ضرور ہے
اسلیے اس جگہہ بعض عبارات احیاء العلوم وغیرہ کا ترجمہ لکھا گیا اور چند فصلون مین

بیان ان مراتب کا کیا گیا

فصل اس بیان مین کہ مواظبت کرنا وظائف ماثورہ پر رستہ ہی اللہ کے قرب کا

اہل بصیرت نے جان لیا ہی کہ نجات کی صورت بدون اللہ سے ملنے کے نہین ہے

اور ملنا اللہ سے بغیر مرنے کے نہین ہوسکتا ہی ہ

بی فنای خود میسر نیست دیدار شما   سیفروشد خویش را اول خریدار شما

اور ملنے کی راہ سوای اسکے کوئی نہین ہی کہ بندہ اللہ کا محب اور عارف ہو اور اسی حال پر مرجائے اور انسیت و محبت بدون ذکر محبوب کے میسر نہین آتی ہی اور نہ معرفت اللہ کی ذات و صفات و افعال کے بدون فکر دائمی کے حاصل ہوتی ہے اور سوا اللہ اور اوسکے افعال کے کچھہ موجود ہی نہین ہی ع الا کل شئ ما خلا اللہ باطل + یعنی اللہ کا نام سچا جھوٹا ہی سب جتن دوام ذکر و فکر جب ہی میسر ہوتا ہے کہ دنیا اور دنیا کے شہوات و لذات کو رخصت کردے اور اوس مقدار زائد سے جو کہ زندگی کے لیے ضرور نہین ہے علحدہ ہو جاے ہ

کار دنیا کسے تمام نکرد   ہر چہ گیرید مختصر گیرید

اور یہ سب باتین اوسوقت ہوتی ہین کہ آدمی اپنے رات دن کے تمام اوقات کو ذکر و فکر مین ڈوبا سکے لکن نفس کی سرشت یہ ہی کہ وہ ایک طرح کے ذکر و فکر کرنے سے تھک جاتا ہی اور ایک طرز پر صبر نہین کرتا لن نصبر علی طعام واحد

اور اللہ نہین تھکتا ہی جب تک کہ بندہ نہ تھکے اسلیے اس جبلت نفس کی بہی عادت
ضرور ہے کہ ہر وقت مین ایک نئے ڈہنگ کا وظیفہ اوسکے لیے چاہیے تاکہ
اس تبدیل ذائقہ سے اوسکی لذت بڑہے اور رغبت زیادہ ہوا ور دوام رغبت
کی وجہ سی وہ ہمیشہ اوس وظیفے پر جمارہے اسلیے تقسیم وظائف کی مختلف طور پہ
کی گئی ہی ذکر و فکر کا تمام اوقات یا اکثر ساعات کو حاوی ہونا چاہیے کیونکہ نفس
اپنی طبیعت سی طرف لذات دنیا کے جھکتا ہے اگر نصف وقت دنیا کی تدبیرات
و امور مباحہ کی خواہشون مین صرف ہوگا اور نصف عبادت مین تو برابری دونون
وقتون کی باقی نرہیگی اسلیے کہ نصف اول کو میل طبع کی وجہ سی ترجیح ہوگی گو دیہ
کی جہت سی دونون وقت برابر ہین دل دنیا کی تلاش مین خوب صاف و مجرد
رہتا ہی اور عبادت کی طرف دل کا پھیرنا بناوٹ اور زبردستی سے ہوتا ہی لہذا
عبادت مین دل کا اخلاص و حضور کبھی میسر آجاتا ہی اور کبھی نہین پس جو شخص کہ جنت
مین بیحساب جانا چاہے اوسکو ضرور ہے کہ وہ اپنے سارے اوقات طاعت
و عبودیت مین لگا رکھے اور جو کوئی اپنے حسنات کا پلہ بھاری رکھنا چاہے وہ
اپنے اکثر اوقات اسی طاعت و عبادت مین بسر کرے اور جو شخص ایسا ہی کہ وہ کچھہ
اچھے کام کرتا ہے اور کچھہ کام برے تو اوسکا معاملہ خطرناک ہی مگر اللہ کے
کرم سے ناامیدی نہین ہی بلکہ معافی کی توقع لگی ہی خلطوا عملا صالحا و اخر سیئا عسی اللہ
ان یتوب علیہم رات دن کے اوقات کو ذکر و فکر مین لگا رکھنا نور بصیرت

سے دیکھنے والون کو تو منکشف ہو جاتا ہی لیکن اگر تمکو یہ بصیرت نہین ہے تو تم
اللہ تعالی کا خطاب ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھکر نور ایمان سی خیال کرلو
کہ اون خطابات سی کیا بات نکلتی ہے حالانکہ حضرت سب بندون سی زیادہ تر قرب
و منزلت مین تھے جیسے یہ خطاب ان لک فی النہار سبحا طویلا اور فرمایا واذکر اسم
ربک بکرۃ واصیلا ومن اللیل فتہجد بہ پھر یہ سوچو کہ جو بندے اللہ کے کامیاب
ہین اللہ نے اونکی کیا صفت بیان کی ہے تتجافی جنوبہم عن المضاجع یدعون
ربہم خوفا وطمعا والذین یبیتون لربہم سجدا وقیاما وکانوا
قلیلا من اللیل ما یہجعون وبالاسحار ہم یستغفرون اس جگہ ان دونوع
کی آیتین بہت ہین اُنسے ثابت ہوا کہ اللہ کی طرف کا رستہ اوقات کی نگرانی اور
اونکا وظائف سی معمور رکھنا ہی ؏

غافل ز احتیاط نفس یک نفس مباش
شاید ہمین نفس نفس واپسین بود

فصل بیان مین اوقات وظائف کے

دن کے سات وظیفے ہین اور رات کے پانچ

پہلا وظیفہ دن کا صبح صادق کے نکلنے سے آفتاب کے وقت تک ہی اللہ نے
اسوقت کی قسم کھائی ہے اسی وقت مین سورج کی چمک سی رات کا سایہ سمٹ جاتا ہے
آنحضرت صلعم کو اسوقت تسبیح کرنیکا حکم دیا ہے فسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس واذکر اسم

ربك بكرة واصيلا ومن اناء الليل فسبحه واطراف النهار لعلك ترضى
پس جسوقت جاگے اللہ کا ذکر کرے کہے الحمد لله الذي احيانا بعد ما اماتنا
واليه النشور حاجت ہو تو پاخانے مین جاسے دعاء اول وآخر کی جو حدیث مین آئی
ہے پڑہے پہر مسواک کرے پہر اچھی طرح وضو کرے دعاء بعد الوضو کی پڑہی اور سنتین
فجر کی اگر گہر مین نہ پڑہی ہون تو مسجد مین پڑہ کر دعا مین مشغول ہو جائے ورنہ دوگانہ
تحیت پڑہ کر انتظار جماعت کا کرے حضرت صبح کی نماز اندہیرے مین پڑہتے تہے
اور رو برا دو رکعت سنت قبل صبح کے فرماتے تہے کہ یہ دو رکعتین دنیا وما فیہا سے
بہتر ہین رواہ مسلم والترمذي دوسرا لفظ مسلم کا یہ ہی لهما احب الي من الدنيا
جميعا عائشہ کہتی ہین حضرت جیسی خبر گیری ان دو رکعات کی کرتے کسی نماز نفل
کی نہ کرتے رواہ الشيخان وابوداود والنسائي وابن خزيمة حدیث ابن عمر مین رفعاً
آیا ہی کہ قل ہو اللہ احد برابر ثلث قرآن کے ہے اور قل یا ایہا الکافرون برابر چوتہائی
قرآن کے حضرت انکو دو رکعت سنت صبح مین پڑہتے اور فرماتے فیہما رغائب الدهر
رواہ ابویعلی باسناد حسن الطبراني في الكبير واللفظ لہ پہر داہنی کروٹ پر ایک لحظہ لیٹ جاے یہ سنت ہی
مسلمان کو جماعت کسی وقت کی چہوڑنا نچاہیے خاصکر صبح وعشا کی کہ ان دونون مین ثواب زیادہ ہی
اور اگر اسقدر بیٹھے کہ نماز اشراق بہی پڑہ لے تو پورے ایک حج کا ثواب ملتا ہے
سلف کی عادت یہ تہی کہ مسجد مین صبح ہونے سے پہلے جایا کرتے تہے نماز اشراق
کا نام حدیث مین نماز ضحی بہی آیا ہی حدیث ابو ہریرہ مین اسکو دو رکعت فرمایا ہے

رواہ الشیخان اور وصیت کی تھی کہ کبھی اوسکو ترک نکرنا رواہ اهل السنن حدیث
عقبہ بن عامر مین فرمایا ہی بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے اور ایسا ہوجاتا ہی جیسے کہ
اوسکی مان نے اوسکو جنا تھا رواہ ابویعلی اور حدیث بریدہ مین فعا آیا ہی کہ انسان
مین تین سو ساٹھ جوڑ ہین ہر جوڑ پر ایک صدقہ ہی یہ دو رکعتین اوسے کفایت کرتی ہین
رواہ احمد وابوداود وابن خزیمۃ وابن حبان غرضکہ سورج نکلنے تک چار طرح کا
وظیفہ ہی دعا ذکر یعنی تسبیح تلاوت قرآن فکر الفاظ دعا و ذکر کے رسالہ غراس الجنۃ
مین لکھے گئے ہین مکرر پڑہنے کا ادنی درجہ یہ ہی کہ ہر کلمے کو تین بار یا سات بار کہے
اور اکثر یہ ہی کہ سو بار یا ستر بار پڑہے اور اوسط درجہ یہ ہی کہ دس بار پڑہے اوسط یہ
غالبا مداومت ہوسکتی ہے اور وہی کام بہتر ہے جسپر ہمیشگی رہ جاے اگرچہ تھوڑا ہو
اور جس دعا و ذکر کی تعداد خود حدیث مین آچکی ہے کہ اوسکو اتنی بار پڑہی اوسپر قصر
کرنا عمل بالحدیث کرنا ہی ایک ہی کلمے کو سو بار پڑہے اس سے یہ بہتر ہے کہ چند کلمات
کو دس دس بار پڑہے اسلیے کہ ہر کلمے کی فضیلت جدا ہی اور نقل کرنے سے نفس کو
راحت اور اکتانے سے امن ملتا ہی قرات قرآن مین مستحب یہ ہی کہ وہ آیتین
پڑہے جنکے فضائل احادیث مین آئے ہین جیسے سورۂ فاتحہ و آیۃ الکرسی اور آمن
الرسول تا آخر سورۂ بقرہ و سورۂ تکاثر اور چہار قل یا مسبعات عشر قبل طلوع
و غروب آفتاب کے یعنی پہلے فاتحہ و معوذتین و اخلاص و کافرون و آیۃ الکرسی
سات سات بار پڑہے اسکی فضیلت بے انتہا ہی پھر سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ

۲ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر سات بار پھر درود سات بار پھر استغفار سات بار پھر دعا
سات بار آمین ماں باپ اور سارے مؤمنین و مؤمنات کے لیے دعا کرے
اس وظیفے سے سارے گناہ کبیرہ بخشے جاتے ہیں اسپر اپنی معمولی منزل بھی پڑھا لے
یا اتنے ہی پر اکتفا کرے دونوں صورتیں اچھی ہیں کیونکہ قرآن مجید میں ذکر و فکر
و دعا سب کا ثواب ہی بشرطیکہ سوچکر پڑھے حدیث ام حبیبہ میں محافظت پر بارہ رکعت
کے رات دن میں بڑی ترغیب فرمائی ہے کہا ہی جو بندہ مسلمان اللہ کے لیے ہر دن میں
بارہ رکعت تطوع یعنی نفل سوای فرض کے پڑھتا ہی تو اللہ واسطے اوسکے ایک گھر
جنت میں بناتا ہی رواہ مسلم وابو داود والنسائی ترمذی نے بیان ان بارہ رکعت
کا یوں زیادہ کیا ہی چار قبل ظہر اور دو بعد اوسکے اور دو بعد مغرب کے اور دو
بعد عشا کے اور دو پہلے صبح کے عائشہ کا لفظ رفعاً یہ ہی کہ جسنے مواظبت کی بارہ
رکعت پر رات دن میں وہ جنت میں جائیگا رواہ النسائی وھذا لفظہ والترمذی
وابن ماجۃ فکر کو بھی اپنا ایک معمولی ٹھیرا لے فکر کا ذکر ہمنے رسالہ کشف الستر
میں کیا ہی مجموع فکر دو امر میں ہوتی ہی ایک علم معاملہ میں مثلاً اپنے نفس سے گزشتہ
خطاؤں اور گناہوں کا حساب لے اور یوم حاضر کے وظائف پڑھے اور موانع
خیر کو دور کرے اور اپنے اعمال اور مسلمانوں کے معاملات میں نیت خیر کو حاضر
کرے دوسرے فکر علم مکاشفہ میں ہے مثلاً اللہ تعالیٰ کی ظاہری و باطنی نعمتوں
میں اور اونکے پے درپے آنے میں فکر کرے تاکہ معرفت زیادہ ہو اور بہت سا

شکر بن پڑے یا اللہ کے عقوبات کو سوچے کہ اس سے قدرت معبود کی شناخت بڑی ہے اور انتقامات سی زیادہ ڈرے آن امور مین سے ہر ایک امر کے بہت سے شعبے ہین کہ بعض اشخاص کو اونمین فکر کرنے کی گنجائش ہوتی ہے اور بعض کو نہین پھر جب فکر کرنا آگیا تو یہ اشرف عبادات ہی کیونکہ اسمین فکر خدا بھی ہی اور معرفت و محبت بھی ہی عارف کی محبت ایسی ہی جیسے محبوب کے دیکھنے والے کی ہوتی ہے

یار کیا ذات ہی تیری کہ ندیدہ ہوکر مجھے دیدہ نظر آتا ہی شنیدہ ہوکر

اور ذاکر کی محبت ایسی ہی جیسے سننے والے کی ہوتی ہی ع

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

حدیث مین فرمایا ہی لیس الخبر کالمعاینۃ لکن ایسے لوگ کم ہین جنپر یہ دروازہ کہلے جمہور خلق کو اونہین امور مین فکر میسر ہوتی ہے جو علم معاملہ مین مفید ہی اس فکر کا فائدہ بھی بہت ہی اگر یہی ہاتھ آئے ع اینہم غنیمت ست کہ عمرت دراز باد + بالجملہ طالب آخرت کو چاہیے کہ ان چار چیزون کا یعنی دعا و ذکر و قرارت و فکر کا وظیفہ صبح کی نماز کے بعد کرے اصحاب حضرت اسوقت مین ہمیشہ مشغول ذکر رہتے تھے اور روزہ رکھتے کہ یہ پہر ہے

دوسرا وظیفہ دن کا اشراق سی چاشت تک ہی یعنی زوال نیمروز تک یہ وقت اگر دن کو بارہ گھنٹے کا فرض کرین تو تین گھنٹے دن چڑھے چاشت کا وقت ہوجائیگا یعنی چار پہر مین سے ایک پہر گذریگا اس ایک پہر مین دو وظیفے زائد ہین ایک

نماز چاشت چار یا چھہ یا آٹھہ رکعت پھر پہر دن چڑہے حدیث ابو الدردا مین دو
اور چار اور چھہ اور آٹھہ اور بارہ تک آئی ہین اور بارہ پر فرمایا ہی بنی اللہ لہ بیتا فی
الجنۃ رواہ الطبرانی و رواتہ ثقات اور حدیث ابو امامہ مین دو یا چار رکعت
پر فرمایا ہی وان بابا من ابوابہ دخل الجنۃ رواہ الطبرانی واسنادہ مقارب
ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہی کہ جنت مین ایک دروازہ ہی اوسکو ضحی کہتے ہین یعنی چاشت
جب دن قیامت کا ہوگا ایک منادی ندا کریگا کہان ہین وہ لوگ جو ہمیشہ نماز چاشت
پڑہا کرتے تھے یہ تمھارا دروازہ ہی تم اسمین اللہ کی رحمت سے داخل ہو رواہ
الطبرانی فی الاوسط دوسرے کسی بیمار کی عیادت کرنا یا جنازے کے ساتھہ جانا
یا بر و تقوی پر مدد کرنا یا مجلس علم مین جانا یا کسی کا کام کر دینا اور اگر انمین سے کوئی
کام نہو تو پہر اونہین چار وظائف کی طرف رجوع کرے دعا و ذکر و قرات و فکر
یا نماز نفل پڑہے

تیسرا وظیفہ دن کا چاشت سے لیکر زوال تک ہی مراد اس سے چوتھائی دن کا
چڑہنا ہی کیونکہ ہر تین گھنٹون کے بعد نماز کا حکم ہے مثلاً تین گھنٹے بعد طلوع کے
گذرین تو نماز چاشت کا وقت ہی پہر تین گھنٹے بعد ظہر کا وقت ہے پہر تین گھنٹے
بعد عصر کا وقت ہی پہر تین گھنٹے بعد مغرب ہی اور چاشت مابین طلوع و زوال کے
مثل عصر کے ہے مابین زوال و غروب کے فقط اتنا فرق ہی کہ چاشت فرض
نہین ہے اور عصر کی نماز فرض ہی اس وقت کا وظیفہ وہی امور اربعہ ہین اور دو

امر زائد ایک کسب معیشت ساتھہ صدق و ایمانداری کے اسمین بھی اللہ کا ذکر نہ بھولے رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ دست بکار دل بیار پھر جب ہر روز کے کمانے پر قادر ہو تو اوسی روز کی کمائی پر اکتفا کرے لیکن ایسے شخص بہت کم ہین جو یہ جانین کہ ضروری چیز کا مقدار کیا ہے سلف کہتے تھے یوم جدید و رزق جدید اور دسوین حصے سے زیادہ مال پر نفع نہ لیتے دوسرے دوپہر کا سونا ہے اور یہ سنت ہے کیونکہ اس سے رات کے جاگنے پر مدد ملتی ہے اور اگر رات کو نہین اوٹھتا ہے اور دن کو بھی نہین سویا تو یہ کچھ اچھی چیز نہین ہے غالباً اہل غفلت مین بیٹھکر گپ ہانکیگا اس سے سونا ہی بہتر ہے کیونکہ نوم و سکوت مین سلامتی ہے بعض اکابر نے کہا ہے لوگون پر ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ اوسمین سونا اور خاموش رہنا اونکے سب اعمال سے افضل ہوگا لکن جو کوئی سوئے وہ زوال سے اتنا پیشتر جاگے کہ وضو کر کے مسجد مین نماز کے وقت سے پہلے جا پہونچے کہ یہ عمدہ عمل ہے اور اگر دن کو نہ سوئے اور نہ کمائی مین رہے بلکہ نماز و ذکر مین تو پھر اوسکا کیا پوچھنا کہ عبادت کے لیے یہی وقت افضل ہوتا ہے کیونکہ اسوقت لوگ اللہ سے غافل اور ترددات دنیا مین مبتلا ہوتے ہین اور رات کی عبادت کا تدارک اسوقت مین ہو جاتا ہے ایک معنی اس آیت کے یہ بھی ہین وھو الذی جعل اللیل والنھار خلفۃ یعنے انمین ایک دوسرے کا نائب ہے تدارک مافات مین

چوتھا وظیفہ دن کا زوال سے لیکر نماز ظہر سے فارغ ہونے تک ہے اسوقت مین آسمان کے دروازے کہلتے ہین اور دعا قبول ہوتی ہے بعد سنت فرض کے نوافل پڑہے اور بڑی بڑی سورتین یا آیتین فرض مین پڑہے جیسے سورۂ بقر یا

آیۃ الکرسی ونحوہا حدیث ام حبیبہ مین فرمایا ہی جو کوئی حفاظت کرے چار رکعت
پر قبل ظہر کے اور چار رکعت پر بعد ظہر کے تو حرام کر دیتا ہی اللہ اسکو آگ پر رواہ
احمد واہل السنن ترمذی نے اسکو حسن صحیح غریب کہا ہی حدیث عبد اللہ بن سائب
مین مرفوعاً آیا ہی کہ اسدم آسمان کے دروازے کہلتے ہین مین یہی چاہتا ہون کہ اسدم
میرا عمل صالح اوپر چڑہے رواہ احمد وحسنہ الترمذی حدیث عائشہ مین کہا ہے
کہ یہ وہ نماز ہی جسپر آدم ونوح وابراہیم وموسی وعیسی محافظت کرتے تہے رواہ الدیلمی
پانچوان وظیفہ دن کا ظہر کے بعد سے عصر تک ہی مسجد مین بیٹھکر ذکر ونماز
ونحوہ مین مشغول ہو اور نماز عصر کے انتظار مین معتکف رہے کہ یہ رباط ہی اور اگر گھر
مین رہنے سے دین کی سلامتی اور فکر کی جمعیت زیادہ ہو تو پہر گھر یہ چلا جانا افضل
ہے اندازہ خواب معتدل کا یہ ہی کہ رات دن کے چوبیس گھنٹے ہوتے ہین اونمین
سے آٹھہ گھنٹے رات دن دونون مین صرف کرے اور اگر رات مین اتنا سو چکا ہی
تو پہر دن کو نہ سوئے اور اگر رات کو کم سویا ہی تو اوتنا ہی دن مین سولے کہ آٹھہ گھنٹے
پورے ہو جائین اس حساب سی اگر ساٹھہ برس کی عمر ہوگی تو بیس برس عمر سے کم
ہو جائینگے کیونکہ آٹھہ گھنٹے رات دن کی تہائی ہے تو تہائی عمر کم ہوگئی ۵

کارے نساختیم و دمیدن گرفت صبح　　　او وجے چراغ خانہ بافسانہ سوختیم

چھٹا وظیفہ دن کا شروع عصر سی غروب تک ہی چار سنتین قبل عصر کے پڑہی حدیث ابن عمر مین
فرمایا ہی رحم اللہ امرءً صلی قبل العصر اربعًا رواہ احمد وابوداود والترمذی وحسنہ وابن

خزیمة و ابن حبان ام حبیبہ کا لفظ یہ ہی جسنے محافظت کی چار رکعت پر قبل عصر کے
بناتا ہی اللہ واسطے اوسکے ایک گھر جنت مین رواہ ابویعلی ام سلمہ کا لفظ یہ ہے
حرام کردیتا ہی اللہ اوسکے بدن کو آگ پر رواہ الطبرانی فی الکبیر حدیث ابن عمرو
مین فرمایا ہی لم تمسہ النار رواہ الطبرانی فی الاوسط علی بن ابی طالب کا لفظ
رفعا یہ ہی ہمیشہ پڑھتی ہے میری امت چار رکعت قبل عصر کے یہانتک کہ چلتی ہے
زمین پر مغفور ہوکر حتماً یعنے وجوباً و قطعاً رواہ الطبرانی وہو غریب پھر آفتاب کے
زرد ہونے تک ہر چہار امر مذکور مین مصروف رہی بہتر یہ ہی کہ تلاوت قرآن کرے
اسمین دعا و ذکر و فکر سب آگیا گویا چارون وظیفون کا ثواب ملا
ساتوان وظیفہ دن کا آفتاب کے زرد پڑجانے سے شروع ہوتا ہی یہ غروب
سے پیشتر ہے جسطرح وقت صبح صادق کا طلوع سے پیشتر تہا سلف اول روز کے
نسبت آخر روز کے تعظیم زیادہ کرتی تہی اول روز کو دنیا کے لیے رکہتے تہے
اور آخر روز کو آخرت کے لیے اسوقت تسبیح و استغفار بالخصوص مستحب ہے
آفتاب اسطرح ڈوبے کہ استغفار پڑہ رہا ہو جب اذان سنے تو یون کہے اللھم
ھذا اقبال لیلك و ادبار نھارك و اصوات دعاتك فاغفر لي پھر نماز مغرب
پڑہے آفتاب کے ڈوبنے پر دن کے اوقات تمام ہوجاتے ہین اب اپنی حالات
کا ملاحظہ کرکے اپنے نفس کا حساب لے کیونکہ اس راہ کی ایک منزل قطع ہوگئی
اگر یہ روز برابر روز گزشتہ کے ہوا تو خسارہ رہا اور اگر بہ نسبت گزشتہ کے برا ہوا

تو ملعون ہی پس اگر اپنے نفس کو دیکھے کہ تمام دن خیر کی کثرت مین رہا اور تکلف
سے بری و جدا رہا تو یہ ایک مژدہ ہی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ اوسنے توفیق دی
اور اپنی راہ مین ثابت قدم رکھا اور اگر دیکھے کہ دن مین کچھہ خیر اچھی طرح نہین بن پڑے
تو پھر رات دن کی نایب ہی و بالعکس جو قصور دن مین ہوا ہو اوسکا تدارک رات مین
کرے کہ ان الحسنات یذھبن السیئات ذلک ذکری للذاکرین حدیث عمر
بن خطاب مین فرمایا ہی من نام عن حزبہ او عن شیء منہ فقرأہ فیما بین صلوۃ
الفجر وصلوۃ الظہر کتب لہ کانما قرأہ من اللیل رواہ مسلم وابو داود
والترمذی والنسائی وابن ماجہ وابن خزیمہ پھر اللہ کا شکر کرے کہ اوسنے
بدن کو تندرست رکھا اور رات بھر کی زندگی باقی رہی کہ اوسمین تدارک خطا کا ہوسکتا ہے
سورج کے ڈوبنے پر دلمین دھیان کرے کہ زندگی کے دن کا بھی ایک آخر ہی
کہ اوسمین آفتاب حیات کا ڈوب جائیگا کہ پھر کبھی نہ نکلیگا اور اوسدم تدارک اور
عذر کرنیکا دروازہ بند ہو جائیگا حیات چند روزہ ہی وہ بیشک گذر جائیگی اور اسکے
گزرتے ہی موت کا دن سر پر آ کھڑا ہوگا ؎

تو بہار انفس باز پسین دست ردست — بیخبر دیدہ رسیدی در محمل بستند

فصل رات کی پانچ وظیفے ہین

پہلا وقت غروب آفتاب سے آخر سرخی شفق تک ہی جسکے نرہنے کے بعد
عشا کا وقت آجاتا ہی اسوقت کا وظیفہ یہ ہی کہ مغرب کی نماز پڑھے اور پھر عشا تک

نفل پڑہتا رہے اللہ نے اسوقت کی قسم کہائی ہے فلا اقسم بالشفق اور اسوقت کی
نماز کو ناشئۃ اللیل فرمایا ہے صلوۃ الاوابین یہی یہی نماز ہے بلکہ تتجافی جنوبہم عن
المضاجع سے بہی یہی نماز مراد ہے یہی قول ہے حسن بصری و انس رضی اللہ عنہما کا مغرب
کے بعد دو رکعت سنت پڑہے اول مین کافرون دوسرے مین قل ہو اللہ اور درمیان
فرض و سنت کے بات نکرے پہر ان دو کے بعد چار رکعت پڑہے پہر سرخی شفق
کی غائب ہونے تک جو کچہہ بن پڑے پڑہ لے مسجد مین خواہ گہر مین بلکہ گہر مین پڑہنا
افضل ہے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے جسنے پڑہین چہہ رکعتین بعد مغرب کے
اور بری بات نہ کی درمیان اونکے تو یہ برابر بارہ برس کے عبادت کے ہوا رواہ
ابن ماجہ وابن خزیمہ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور حدیث عائشہ مین
بیس رکعت فرمایا ہے اور کہا ہے بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ رواہ ابن ماجہ وسندہ
ضعیف اور حدیث عمار بن یاسر مین فرمایا ہے من صلی بعد المغرب ست رکعات
غفرت لہ ذنوبہ وان کانت مثل زبد البحر رواہ الطبرانی فی الثلثۃ وھذا
حدیث غریب اور حدیث مکحول مین ذکر دو اور چار رکعت کا آیا ہے اور کہا ہے رفعت
صلاتہ فی علیین ذکرہ رزین حدیث انس مین آیا ہے کہ صحابہ درمیان مغرب و عشا کے
نماز نفل پڑہا کرتے تہے اور حسن اسکو قیام لیل کہتے تہے حدیث حذیفہ مین آیا ہے کہ مینے
آکر حضرت کے ساتہہ نماز مغرب کی پڑہی آپ عشا تک نماز پڑہتے رہے رواہ النسائی
واسنادہ جید

دوسرا وقت ابتداے عشا سے لوگون کے سونے کے وقت تک ہی چار نفل فرض عشا سے پہلے اور چھہ بعد عشا کے پڑہے پہلے دو پڑہے پہر چار پڑہے اور اونمین خاص آیتین پڑہے جیسے آخر بقرہ و آیۃ الکرسی و اول حدید و آخر حشر یا تیرہ رکعت پڑہے کہ آخر اونکا وتر ہو حضرت نے اس سے زیادہ رکعتین نہین پڑہین ہوشیار آدمی وقت ان تیرہ رکعات کا اول شب مین ٹہیرالیتا ہی اور قوی آخر شب مین پڑہتا ہی احتیاط اسی مین ہی کہ اول شب اختیار کرے کہ شاید پہلے کو آنکھہ نہ کہلے ورنہ آخر شب افضل تر ہے جسکو عادت تہجد کی نہو وہ وتر پڑہ کر سوئے حضرت نے وتر کو اول و اوسط و آخر شب مین سحر تک پڑہا ہی وتر کے بعد سبحان الملک القدوس الخ کہے حدیث انس مین آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا چار پہلے ظہر کے جیسے چار بعد عشا کے اور چار بعد عشا کے جیسے برابر شب قدر کے رواہ الطبرانی براء کا لفظ یہ ہی کہ جسنے پڑہین چار پہلے ظہر کے گویا رات کو تہجد پڑہا اور جسنے پڑہین چار بعد عشا کے وہ برابر شب قدر کے ہین ابن عمر کا لفظ یہ ہی جسنے پڑہی نماز عشا کی جماعت مین اور پڑہین چار رکعتین مسجد سے باہر نکلنے کے پہلے تو وہ برابر شب قدر کے ہین رواہ الطبرانی فی الکبیر

تیسرا وقت سونا ہی اسکو وظیفہ جاننا کچھہ مضائقہ نہین سونے کے آداب شرعی ہوتے ہین تو سونا عبادت مین شمار ہوتا ہی یہ دس ادب ہین اول طہارت و مسواک کرنا بندہ جب طہارت پر سوتا ہی تو اوسکی روح عرش تک جاتی ہی اسلیے خواب اوسکا سچا ہوتا ہی اور بی طہارت کا خواب پراگندہ و پریشان ہوتا ہی ۵

سحر کرشمہ وصلش بخواب مید یدم　　　　زہی مراتب خوابے کہ بہ زبیداریست

حدیث ابن عمر مین فرمایا ہی من بات طاہرا بات فی شعارہ ملک فلا یستیقظ الا قال الملک اللھم اغفر لعبدک فلان فانہ بات طاہرا رواہ ابن حبان فی صحیحہ حدیث معاذ بن جبل مین فرمایا ہی ما من مسلم یبیت طاہرا فیتعار من اللیل فیسأل اللہ خیرا من امر الدنیا والاخرۃ الا اعطاہ اللہ ایاہ رواہ ابوداود والنسائی وابن ماجہ دوم مسواک و وضو کا پانی سرہانے رکہے رات کے اوٹھنے کی نیت سے اگر آنکھہ نہ کہلے گی تب بہی بوجہ نیت کے ثواب تہجد کا ملیگا سوم وصیت لکھکر سرہانے رکہہ لے کیونکہ سونے مین قبض روح کا ڈر ہی اسلیے وصیت کرنا مستحب ہی جو بی وصیت مرجاتا ہی اوسکو عالم برزخ مین اجازت بولنے کی قیامت تک نہین ہوتی چہارم ہر گناہ سے تائب و صاف دل ہوکر سوئے نہ کسی کے ستانے کا ذکر اپنے جی مین کرے نہ اوٹھنے کے بعد کسی گناہ کا ارادہ ہو ایسے شخص کے گناہ بخشے جاتے ہین پنجم عمدہ بستر و نرم بچھونے سے آرام طلب نہو اہل صفہ زمین پر سوتے تہے کچہہ نیچے اپنے نہ ڈالتے کہتے کہ ہم خاک سی بنے ہین اور پہر اوسی خاک مین جائینگے لیکن اگر کسی سے یہ مشقت نہ اوٹھے تو وہ وسط درجے کا بستر بچھائے ششم جب تک نیند غالب نہو نہ سوے زبردستی نیند کو اپنے اوپر نہ لے سلف کا سونا غلبۂ نوم مین ہوتا تہا اور کہانا فاقے کی صورت مین آور بولنا ضرورت کے وقت اللہ نے فرمایا ہی وکانوا قلیلا من اللیل ما یھجعون اور زبردستی جاگے بہی نہین

ہفتم قبلہ رخ ہوکر سووے یہ دو طرح پر ہوتا ہے ایک یہ کہ چت لیٹے اور تلوے قبلے کی طرف رہین جیسے مرنے والا لٹایا جاتا ہے دوسرے یہ کہ دہنی کروٹ پر لیٹ کر مونہہ اور سامنے کا حصہ بدن کا قبلے کی طرف کرے ہشتم سونے کے وقت دعا مانگے اور کہے باسمك ربي وضعت جنبي وبك ارفعه فاغفر لي اللهم باسمك اموت واحيي اور آیۃ الکرسی اور آخر بقرہ پڑہے علی مرتضی نے کہا ہے مجہے نہین معلوم ہوتا کہ جسکی عقل پوری ہو اور وہ بے پڑہے آخر بقرہ کے سو رہے اور پچیس بار سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہے یہ چارون کلمے ملکر سو بار ہو جاتے ہین اور حدیث علی مین تسبیح فاطمہ کا پڑہنا بہی بستر پر آیا ہے رواہ الثقفان اور پڑہنا کلمۂ رد شرک کا بہی ضرور ہے تا کہ عقیدۂ توحید پر نیند آوے اور اگر مر جاوے تو موحد مرے وہ کلمہ یہ ہے اللهم اني اعوذ بك من ان اشرك بك شيئا وانا اعلم به واستغفرك لما لا اعلم به حضرت نے نوفل سے کہا تہا قل یا ایہا الکافرون پڑہ کر سو کہ یہ برا‌ءت ہے شرک سے رواہ ابوداود والترمذي وابن حبان وصححه الحاكم عرباض بن ساریہ کہتے ہین حضرت سونے سے پہلے مسبحات پڑہتے اور فرماتے ان فيهن اية خير من الف اية رواه ابوداود والترمذي وحسنه والنسائي اہل علم نے کہا مراد مسبحات سے چہہ سورتین ہین حدید وحشر وصف وجمعہ وتغابن وسبح اسم ربك الاعلى حدیث انس مین آیا ہے کہ جب تو نے اپنا پہلو بستر پر رکہا اور فاتحۃ الکتاب اور قل ہو اللہ پڑہی تو اب تو

ہر شے سے امن میں ہو گیا مگر موت رواہ الدارمی واسنادہ صحیح اسی طرح پڑہنا
معوذتین کا بھی وقت سونے کے حدیث صحیح سے قولاً و فعلاً ثابت ہی اسی طرح
پڑہنا لا الٰہ کا تا قدیر اور لاحول کا تا عظیم حدیث ابو ہریرہ مین فعاً آیا ہی پھر فرمایا
غفرت لہ ذنوبہ ولو کانت اکثر من زبد البحر رواہ ابن حبان والنسائی
نہم سوتے وقت یہ دہیان کرے کہ سونا ایک طرح کا مرنا ہی اور جاگنا ایک طرح کا
جی اوٹھنا اور اپنے دل کو ٹٹولے کہ اوسپر کیا چیز غالب ہے محبت خدا و تعالیٰ یا محبت دنیا
پھر یقین کرے کہ میری موت بھی اسی حال پر ہو گی جو دلپر غالب ہی اور اسی پر حشر ہو گا
المرء مع من احب و تحشرون کما تموتون ع چو سیر و مبتلا میرد چو خیزد و مبتلا خیزد
دہم جب جاگے اور کروٹ لے تو دعا پڑہے یا تسبیح کرے یا استغفار اور کوشش کرے
کہ سوتے وقت سب سے پیچھے دلپر اللہ کا ذکر جاری ہو اور جاگنے کیوقت بھی سب سے اول
ذکر اللہ کا مونہہ سے نکلے کہ یہ محبت کی پہچان ہی جب صبح کو آنکھہ کھلے کہے الحمد للہ الذی
احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور

چوتھا وقت رات کے وظیفے کا آدہی رات کے گذر جانے سے شروع ہوتا ہے
اور انتہا اوسکی اوسوقت تک ہی کہ چھٹا حصہ باقی رہ جاے اوسوقت اوٹھکر تہجد
پڑہے یہ وقت دن کے اوقات مین زوال کے بعد کی وقت کی طرح ہی کہ وہ ٹہیک
بیچا بیچ ہی اور یہ رات کا ٹھیک درمیان اوسوقت عرش لہراتا ہی اور اللہ آسمان
دنیا پر نزول فرماتا ہی اور ہر کسی کی دعا و استغفار و سوال کو قبول کرتا ہی اسوقت

سکے ادعیۂ ماثورہ اور ترکیب نماز تہجد کی اور قراءت آیات وسورکے حصن حصین وغیرہ

مین سکلے ہین اونکو یاد کرکے پڑہے

پانچوان وقت رات کے وظیفے کا چہٹا حصہ پچہلا ہی جسکا نام وقت سحر ہی قال تعالے

وبالاسحار هم یستغفرون یہ وقت فجر کے وقت کے قریب ہی جسوقت کہ رات

کے فرشتے جاتے اور دن کے فرشتے آنے کو ہوتے ہین وظیفہ اسوقت کا نماز ہی

اور صبح صادق ہوجاوے تو اب وقت وظائف شب کا جاتا رہا دن کے اوقات

شروع ہوگئے اوٹہہ کر فجر کی سنتین پڑہے اکابر سلف ان باتون کے سوا ہر روز

چار باتین اور بہی استحبابا کرتے تہے روزہ رکہنا صدقہ دینا اگرچہ ذرا سا ہو بیمار کو

پوچہنا جنازے پر حاضر ہونا اور اس بات کو برا جانتے تہے کہ سارا دن گزر جاوے

اور کچہہ خیرات نکرین گو ایک خرما یا پیاز یا روٹی کا ٹکڑا ہی کیون نہو حدیث مین

آیا ہی آدمی قیامت مین اپنے صدقے کے سایہ کے تلے رہیگا اور فرمایا ہی اتقوا

النار ولو بشق تمرۃ سلف سائل کا پہیر دینا اچہا نہ جانتے تہے عائشہ نے ایک سائل

کو ایک دانہ انگور کا دیا تہا حاضرین نے تعجب کیا کہا اللہ نے فرمایا ہی ومن یعمل

مثقال ذرۃ خیرا یرہ اور اس دانے مین تو بہت سی ذرون کا وزن ہی

فصل تاجر آخرت چہہ حال سی خالی نہین ہے

عابد ہے یا عالم یا طالب علم یا حاکم یا پیشہ ور یا موحد کہ واحد احد مین ڈوبا رہتا ہی

اور سوا خدا کے کسی طرف التفات نہین کرتا کما قیل ؎

دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند　　　دلا را مے کہ داری دل در و بند

سوان سب کے وظیفے الگ الگ ہین عابد وہ ہی جو نری عبادت کا ہو رہے سوا اسکے
کوئی دہندا اوسکو نہو اگر عبادت چھوڑدے تو نکما بیٹہا رہے اسکے وظائف وہی
ہین جو رات دن کے اوقات مین گزر چکے اور یہ بہی دور نہین کہ اوسکے وظیفون
مین تھوڑا سا اختلاف ہو اس طرح کہ اکثر اوقات نماز یا تلاوت یا سبحان اللہ کہنے
مین مستغرق کردے صحابہ مین کوئی ہر دن بارہ ہزار بار تسبیح کرتا تہا اور کوئی تیس ہزار
بار اور کوئی تین سو رکعت پڑہتا اور کوئی چہہ سو اور کوئی ہزار رکعت اور کم سے کم
رات دن مین سو رکعت مروی ہین پہر کوئی ایک دن مین ایک ختم یا دو ختم کرتا اور کوئی
ساری رات ایک ہی آیت کی تکرار و تدبر مین گزرا دیتا **حکایت** کرز بن وبرہ
مکہ معظمہ مین ٹھیرے ہوئے تھے ہر دن ستر طواف سات پہیرون کے ساتہہ کرتے
تھے اتنی ہی ہر رات مین سہہ ذرا رات مین دو ختم قرآن کے بہی کر لیتے اس حساب سے
دن رات کے طواف مین قریب تیس کوس کے مسافت پڑتی ہو اور ہر سات پہیرون
کے بعد دو رکعت طواف بہی پڑہتے یہ سب دو سو اسی رکعتین ہوئین اور دو ختم کی
تو بہت بڑی مشقت ہوئی اور اگر کوئی تین دن مین ایک ختم کرے تو یہ فعل اوسکا اوفق
تر بسنت صحیحہ ہوگا افضل وظائف یہ ہے کہ نماز مین کہڑے ہو کر قرآن کو تامل و تدبر
و تفکر کے ساتہہ پڑہے اور یہ نہ بن پڑے تو جس چیز کا اثر دل پر زیادہ ہو اوسکو پکڑے

کیونکہ مطلب وظیفے سے دل کا تزکیہ اور پاک کرنا اور ذکر خدا کے زیور سے اوسکو
آراستہ کرنا ہی یہ بات جس دعا و ذکر و تسبیح و تہلیل و استغفار مین میسر ہو اوسی کی طرف
نقل کرے غزالی نے کہا ہو ایک قسم سے دوسری قسم کو بدلتے رہنا ہمکو اچھا معلوم
ہوتا ہی کیونکہ اوکتا جانا انسان کی سرشت ہی عالم وہ ہو کہ فتوی دے پڑہائے
تالیف کرے اسکا وظیفہ عابد کے وظیفے سے جدا ہے اسلیے کہ اسکو کتب کا مطالعہ
کرنا اور تصنیفات مین لگا رہنا اور پڑہنا پڑہانا امر ضروری ہے اور انکے لیے وقت
درکار ہے وہ اگر انہین کامون مین ڈوبا رہے تو بعد فرائض وسنن کے کوئی چیز
اس سے بڑہکر نہین ہی رسالہ ضوء الشمس وغیرہ مین فضائل علم وعلما کو دیکہنا چاہیے
یہ اسلیے کہ علم مین ذکر الٰہی پر مواظبت اور اوسکے رسول کے اقوال مین تامل کرنا
ہوتا ہے اور لوگون کو فائدہ پہونچانا اور طریق آخرت سکہلانا اکثر مسائل ایسے ہین
کہ طالب علم اونمین سے ایک مسئلہ سیکہہ کر اپنے عمر بہر کی عبادت کی اصلاح کرلیتا ہے
اگر اوسکو نہ سیکہتا تو ساری محنت بیکار جاتی وہ علم جو عبادت پر مقدم ہی علم آخرت
ہے جسکی ترغیب لوگون کو دی دنیا مین اونکو زاہد بنائے اور جب لوگ اوسکو
واسطے سلوک طریق آخرت کے سیکہین تو اونکا مددگار ہو وہ علم مراد نہین ہی جس سے
مال وجاہ کی ہوس بڑہے عالم کو چاہیے کہ صبح سے سورج نکلنے تک ذکر و وظیفے
مین رہے اور طلوع کے بعد سے دوپہر تک پڑہانے مین گزارنے اگر طالب علم
آخرت کے لیے پڑہتا ہو ورنہ وہ وقت اپنا فکر مین صرف کرے اور مشکلات علوم

دینیہ کو سوچے پہر دوپہر سے عصر تک تصنیف تالیف یا کتاب بینی مین صرف کرے
اور اسکو بجز کہانے پینے یا پاخانے جانے اور نماز فرض ادا کرنے اور ذرا سا سونے کے
کسی وقت مین ترک نکرے اور ذرا سا سونا بہی ایسی صورت مین ہی کہ دن بڑا ہو تو پہر
عصر سے سورج کے زرد ہونے تک علم تفسیر و حدیث و علم مفید کا درس دے جب
آفتاب زرد ہو گیا تو اب تسبیح و استغفار مین مشغول ہو اس صورت مین کوئی حصہ دن کا
اعمال اعضا سے خالی نرہیگا اور دل بہی حاضر رہیگا رات کا وظیفہ وہی بہتر ہے جو
امام شافعی کرتے تہے کہ ایک تہائی رات مطالعہ و علم پڑہانے مین جاتی اور دوسری
تہائی نماز مین اور پچہلی تہائی سونے مین یہ بات جاڑون مین ہوسکتی ہی اور گرمی مین
دن کو بہت سا سوے طالب علم اسکو شغل علم مین رہنا ذکر و نوافل نماز مین
لگے رہنے سے بہتر ہے ترتیب اوقات کے باب مین اسکا اور عالم کا ایک حکم ہی
اتنا فرق ہی کہ جب عالم مشغول افادہ ہو تو یہ استفادہ مین ہے اور جسوقت عالم
تصنیف تالیف مین ہو تو اوسدم یہ حاشیہ چڑہاے کتابت کرے باقی اوقات اوسی
طرح ہین جنکا ذکر ہو چکا علم کا سیکہنا باقی وظائف سی بہتر ہے اگر کوئی یون نہ سیکہے کہ
لکہتا جاے اور یاد کرے کہ عالم ہو جاے تو جو شخص عامی ہے منجملہ عوام کے اوسکا
مجلس ذکر و وعظ و علم مین حاضر ہونا اون وظائف سی اچہا ہی جو بعد صبح و طلوع وغیرہ
اوقات کے ہم لکہہ چکے ہین کعب احبار کہتے تہے اگر مجلس علم کا ثواب لوگون کے
سامنے ظاہر ہو تو وہ اوسپر کٹ مرین امیر اپنی امارت چہوڑ دے اور بازاری

اپنی دوکان سے دست بردار ہوجاے اس باب مین رسالہ اختیار السعادہ لائق
مطالعے کے ہے **حکایت** ایک شخص نے حسن سے کہا تہا میرا دل سخت ہوگیا ہے
کہا مجالس ذکر مین بیٹہا کر نرم ہوجائیگا حضرت نے فرمایا ہی ھم القوم لا یشقی بھم
جلیسھم اگر کسی واعظ خوش بیان پاک کلام نیک سیرت کے کہنے سے کوئی گرہ
دنیا کی دلپر سے کہلجاے تو یہ اشرف و فائدہ مند تر ہے بہ نسبت بہت سی نماز
پڑہنے کے باوجود محبت دنیا کے اہل حرفہ جو پیشہ ور اپنے عیال کے لیے کمائے
کا محتاج ہی اوسکو جائز نہین ہی کہ وہ اونکو فاقون سے مار ڈالے اور خود رات دن
فاقون مین ڈوبا رہے بلکہ کام کے وقت بازار جاے اور اپنا پیشہ کرے اور اللہ
کو اوس پیشے مین نہ بہولے بلکہ مشغول تسبیح و ذکر و تلاوت رہی کہ یہ باتین کام کرنے
کے ساتہہ بہی ممکن ہین البتہ نماز کام کے ساتہہ مین نہین ہوسکتی ہی لکن محافظ باغ
نماز کا ورد بہی بجالا سکتا ہی اور جب محترف بقدر کفایت کے کما چکے تو وہی وظائف
معمولی بجالاے جو اوپر ذکر ہو چکے ہین اور جو اپنی حاجت سے زیادہ ہو وہ دیدے
یہ اون اوراد سے بہتر ہے جنکا مذکور اوپر ہو چکا کیونکہ عبادت متعدی عبادت
لازم سے بہتر ہوتی ہے اور صدقہ و خیرات کی نیت سی کمانا ایسی عبادت ہی کہ بندے
کو اللہ سے نزدیک کرتی ہی اور دعا مسلمین سے دگنا ثواب ملتا ہی اصل جملہ حرفون
کی انبیا علیہم السلام سے ہے حرفہ کا حقیر جاننے والا جاہل ہے بلکہ اوسپر ڈر کفر کا
آتا ہے رسالہ رفو الخرقہ بشرف الحرفہ مین بسط اس مقصد کا بخوبی ہو چکا ہی حاکم

جیسے پادشاہ وزیر رئیس قاضی و ستولی و والی امور سو ایسے شخص کا وظیفہ حق مین مسلمین کے حاجتون کا پورا کرنا اور موافق سنت کے بہ نیت اخلاص اونکی غرضون کا نکالنا بہ نسبت اوراد خوانی اور تسبیح گردانی کے بہتر ہے یہ لوگ نماز فرض پر اکتفا کر کے ادا حقوق عباد مین ڈوبے رہین اور وظیفہ پڑہنا ہو تو رات کو جتنا بنے پڑہ لین حضرت عمر یہی کیا کرتے تھے فرماتے مجھکو نیند سے کیا واسطہ ہی اگر دن کو سوؤن تو مسلمانون کو تلف کرون اور اگر رات کو سوتا ہون تو اپنی جان کو تباہی مین ڈالتا ہون بالجملہ عبادت بدنی پر دو امر مقدم ہین ایک علم دوسرے رفق ساتھہ مسلمانون کے یہ دونون بذات خود ایک عمل و عبادت ہین حدیث ابو ہریرہ مین ایک ساعت عدل کو ستر برس کی عبادت پر فاضلتر فرمایا ہی رواہ الاصبہانی حاکم عادل کو دن قیامت کے عرش کا سایہ ملیگا رواہ الشیخان عن ابی ھریرۃ اہل عدل نور کے منبرون پر بجانب دست راست رحمن نشست کرینگے رواہ مسلم ابن عباس کا لفظ یہ ہی کہ ایکدن امام عادل کا بہتر ہے ساٹھہ برس کی عبادت سے رواہ الطبرانی واسنادہ حسن ابو سعید کا لفظ یہ ہی کہ سب سے زیادہ سخت تر عذاب مین امام جائر یعنی پادشاہ ظالم ہوگا رواہ الترمذی وحسنہ افسوس ہی کہ حکام اہل اسلام قدر اس نعمت و نقمت کی نہین جانتے حدیث عیاض بن حمار مین فرمایا ہے اہل جنت تین ہین سلطان مقسط یعنی پادشاہ عادل اور مرد مہربان نرم دل ساتھہ اہل قرابت کے اور عفیف متعفف عیالدار رواہ مسلم موحد یہ وہ شخص ہے

کہ واحد احد مین ڈوبا ہوا و سکو بجز اسکے کوئی فکر نہوا ور نہ اللہ کے سوا کسی سے وہ
محبت رکھتا ہو والذین آمنوا اشد حباً للہ اور نہ سوا اللہ کے کسی سے ڈرے
اور نہ کسی دوسرے سے توقع نفع و رزق کی رکھے اور جب کسی چیز کو دیکھے تو اوسمین
خدا ہی نظر آئے ؎

دررویِ خود تفرجِ صنعِ خدا ایکن   آئینۂ خدای نمامی فرستمت

اسکو وحدت شہود کہتے ہین سو جس شخص کا رتبہ اس درجے تک پہونچ جاے تو اوسکو کچھہ
ضرورت تقسیم اوقات و ترتیب وظائف کی نہین ہے بلکہ بعد فرائض کے اوسکے لیے
ایک ہی وظیفہ ہے یعنی اللہ کے ساتھہ ہر حال مین دل کا حاضر رہنا جو بات اوسکے دلمین
گذرے اور جو آواز کان مین پڑے اور جو چیز آنکھہ کے سامنے آے سب مین اوسکو
عبرت و فکر مزید حاصل ہو سوا اللہ کے نہ کوئی اوسکا محرک ہوا ور نہ کوئی مسکن ایسے
شخص کے سارے حالات اس لائق ہوتے ہین کہ اوسکے مرتبے بڑہتے رہین یہی وجہ
ہے کہ ایسے لوگون کے نزدیک ایک عبادت اور دوسری عبادت مین کچھہ فرق
نہین ہوتا ہے یہی لوگ ہین کہ اللہ کی طرف بھاگ کر آگئے ہین اور یہی لوگ اس آیت کے مصداق
ہین واذا اعتزلتموھم وما یعبدون الا اللہ فأووا الی الکھف ینشر لکم ربکم من رحمتہ
اور اس آیت مین بھی انھین کی طرف اشارہ ہے انی ذاھب الی ربی سیھدین یہ درجہ
رتبۂ صدیقین کی انتہا ہے قال تعالی ففروا الی اللہ طالب آخرت کو نہ چاہیے کہ ان باتون
کو سنکر براہ مغالطہ اپنے نفس مین انکا مدعی ہوا ور اپنے معمولی عبادات مین سستی

کرنے لگے کیونکہ ایسے لوگون کی یہ شناخت ہی کہ اونکے دلمین کوئی وسوسہ نہ کھٹکے نہ گناہ کا خطرہ ہو اور نہ ہجوم ہول و آفت سے اپنی جگہہ سے ہلین ؎

اگر ز کوہ فرو غلطد آسیا سنگے　　نہ عارف ست کہ از راہ سنگ برخیزد

ہر شخص کو یہ رتبہ کہان نصیب ہی اسلیے سب لوگون کے حق مین اختیار کرنا وظائف مذکورہ کا اولی ہے قل کل یعمل علی شاکلتہ فربکم اعلم بمن ھو اھدی سبیلا راہ پایا تو سب ہین مگر بعض کو بہ نسبت بعض کے زیادہ ہدایت ہی حاصل یہ کہ لوگون کے طریقے بابت عبادات کے اگرچہ مختلف ہین مگر سب راہ پر ہین و للہ الحمد اولئک الذین یدعون یبتغون الی ربھم الوسیلۃ ایھم اقرب انمین اگر فرق ہی تو فقط قرب کے درجات مین ہی نہ اصل قرب مین اور سب سے زیادہ قریب اللہ سے وہ لوگ ہین جو سب کی نسبت زیادہ تر عارف ہین اور سب سے زیادہ عارف وہی ہین جو اوسکی عبادت زیادہ کرتے ہین کیونکہ جو شخص اللہ کو پہچان لیتا ہی وہ دوسرے کی عبادت نہین کرتا بلکہ اوسکے دل مین غیر اللہ کا خطرہ بھی نہین ہوتا اور وظائف مین کوئی سا وظیفہ ہو اصل مداومت اور مواظبت ہی حضرت نے فرمایا ہی احب الاعمال الی اللہ ادومھا و ان قل عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضرت کے عمل کا حال پوچھا تھا کہا آپ کا عمل دائمی تھا جب کوئی عمل کرتے تو پھر اوسکو ہمیشہ کیے جاتے ؎ ؎

فصل مابین مغرب و عشا کے عبادت کرنا فضیلت رکھتا ہے

خواہ یہ شخص ذکرو دعا و استغفار و درود شریف مین رہے یا نوافل پڑھے یہی نماز اوابین او رناشیۃ اللیل ہے اسکے بڑے فضائل احادیث مین آئے ہین فی کر تعداد رکعات اوابین کا پہلے گزرچکا ہی یعنی دو یا چار یا چھہ یا بیس رکعت پس بس آبو سلیمان دارانی کہتے ہین دن کو روزہ رکھے اسوقت نماز پڑھے اگر روزہ نہ بنے تو دن کو افطار کرے اور یہ نماز پڑھے

فصل رات کو جاگنا او رعبادت کرنا فضیلت ہے

رات کو تلاوت قرآن کی کرے تہجد کی نماز پڑھے بعد نماز فرض کے کوئی نماز نفل اس نماز شب سی زیادہ تر با اخلاص و نافع تر او ر مقبول تر نہین ہی حدیث ابو ہریرہؓ مین فرمایا ہی افضل نماز فریضہ کی نماز شب ہی رواہ مسلم واھل السنن وابن خزیمۃ حدیث مغیرہ بن شعبہ مین آیا ہی کہ حضرت اس نماز مین اتنا کھڑے ہوتے کہ پانون سوج جاتے جب کہا تو فرمایا افلا اکون عبدا شکورا رواہ الشیخان ابو امامہ کا لفظ رفعا یہ ہے علیکم بقیام اللیل فانہ داب الصالحین قبلکم وقربۃ الی ربکم ومکفرۃ للسیئات ومنھاۃ عن الاثم رواہ الترمذی وابن خزیمۃ والحاکم وقال صحیح علی شرط البخاری کم سے کم یہ نماز حدیث ابو ہریرہ وابی سعید مین فقط دو رکعت آئی ہی رواہ ابوداود والنسائی وابن ماجۃ وابن حبان والحاکم حضرت اس نماز کو کبھی ترک نکرتے اگر بیمار ہوتے یا کسلمند تو بیٹھکر پڑھتے رواہ ابوداود عن عبداللہ بن قلیس فی ابن خزیمہ

رات مین ایک ساعت ہوتی ہے اوسدم بندہ جو کچھ اللہ سے مانگتا ہے وہ اوسکو عطا
کرتا ہے یعنی خیر دنیا و آخرت سے اور اللہ آخر شب مین آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے
اور یہ بات ہر رات ہوا کرتی ہے اخبار و آثار اس باب مین بہت ہین اور کتب حدیث
مین مرقوم ہین **حکایت** مالک بن دینار نے ایک رات اس آیت کو پڑھ کر صبح کر دی
ام حسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلهم کالذین آمنوا وعملوا الصالحات
سواء محیاهم ومماتهم ساء ما یحکمون یعنی صالح و فاسق برابر نہین ہے فاسق کا
جینا مرنا برابر ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات صبح تک اسی آیت کی تکرار
کی ان تعذبهم فانهم عبادک وان تغفر لهم فانک انت العزیز الحکیم **حکایت**
ایک رات انہون نے بعد عشا کے وضو کیا پھر اپنی جانماز پر کھڑے ہو کر اپنی داڑھی
پکڑی اور آنسوون سے گلا رک گیا یہ کہنا شروع کیا الٰہی مالک کے بڑھاپے کو دوزخ
کی آگ پر حرام کر دے الٰہی تو جانتا ہے کہ جنت مین کون ہیگا اور دوزخ مین کون ہیگا الٰہی ان دو فریقون مین
کون ہے ان دو گھرون سے مالک کا گھر کونسا ہے صبح تک یہی کہتے رہے

ترا کہ مالک دینار نیستی سعدی طریق نیست بجز زہد مالک دینار

حکایت مسروق حج کو گئے تمام سفر ساری رات سجدے مین بسر کرتے **حکایت**
ازہر بن مغیث نے حور عین کو خواب مین دیکھا کہا تو مجھسے نکاح کرلے کہا میرے
مالک کو منگنی کا پیغام کر اور میرا مہر دے پوچھا تیرا مہر کیا ہے کہا بہت سا تہجد
پڑھنا

فصل تدبیر رات کے جاگنے کی یہ ہے

کہ بہت سا نہ کہاے بہت کہانے سے بہت پانی پینا ہوتا ہی پہر نیند بہت آتی ہے
الماء کالہ نوم معدے کے ثقل سے ہلکا رہنا بڑی اصل ہے سعادت دارین کی
دوم یہ کہ دن کو اتنی مشقت دراز نکرے کہ اعضا ست ہوکر رہ جائین پہر رات بہر
پڑا سویا کرے سوم یہ کہ دن کا سونا نچہوڑے کہ رات کے اوٹہنے کے لیے یہ سونا
سنت ہی چہارم یہ کہ دن کو بہت سے گناہ نکرے گناہ کرنے سے دل سخت ہوجاتا ہے
اور گناہ اسباب رحمت مین حائل ہوتا ہی سفیان ثوری نے کہا تہا کہ مین ایک گناہ
کے عوض مین پانچ ماہ تک تہجد سے محروم رہا پوچہا وہ گناہ کیا تہا کہا ایک شخص کو
روتے دیکہکر دلمین کہا تہا کہ یہ ریا کار ہے آبو سلیمان دارانی کہتے ہین کسی شخص سے
جماعت کی نماز بغیر کسی گناہ کے فوت نہین ہوتی ہی **حکایت** سفیان ثوری نے
ایک رات پیٹ بہر کے کہانا کہایا تہا پہر اپنے نفس سے مخاطب ہوکر کہا کہ گدہے کو
جب زیادہ چارہ دیتے ہین تو اوس سے محنت بھی زیادہ لیتے ہین پہر ساری رات
عبادت و محنت شدید مین گزرانے پنجم یہ کہ غذای حرام مانع ہوتی ہے تہجد سے
اسکا اثر دل پر اوتنا ہوتا ہی کہ جتنا لقمہ حلال کا نہین ہوتا اس بات کو اہل دل تجربہ
و شرع سے جان چکے ہین یہ اسباب ظاہر تہے رہے اسباب باطن سو وہ چار ہین ایک یہ
دل کا مسلمانون کی کینے اور بدعات و ترددات دنیاوی سے صاف ستہرا ہونا

کیونکہ جو کوئی اسمین ڈوبا رہتا ہی اوسکو رات کا اوٹھنا نصیب نہین ہوتا اور اگر اوٹھتا ہے
تو نماز مین تامل نہین کرتا دوسرے غالب ہنا خوف کا دلپراور زندگی کی توقع کم
ہونا جب آگ کے طبقات کو سوچیگا تو نیند اوڑجائیگی اور خوف بڑہ جائیگا تیسرے
شب بیداری کا ثواب معلوم کرے تا کہ شوق جنت کا جوش مارے **حکایت**
ایک نیکبخت جہاد سے پہر کر اپنے گہر آئے بی بی نے بستر درست کیا اور اونکی منتظر
رہی وہ ساری رات مسجد مین جا کر نماز پڑہتے رہے صبح کو بی بی نے گلہ کیا کہا مین
جنت کی ایک حور کے سوچ مین تہا اس شوق مین جاگتا رہا گہر اور بی بی کو بہول گیا
چوتہے سب سے اشرف اللہ کی محبت ہی مومن اس محبت کی وجہ سے تنہائی دوست
ہوگا اور مناجات کی لذت اوٹہائیگا ؎

مرا بیگانگی از خلق با حق آشنا کردہ است ۔ بطبع من بکس کم ساختن بسیار میسازد

محب کو یاد محبوب مین رات بہر نیند نہین آتی ہے بلکہ اگر محبوب پردے کی آڑ مین
اندہیرے مکان مین ہو تب بہی محب کو فقط اوسکے پاس ہونے سے لذت ملتی ہی
گو اوسکی طرف نہ دیکہے اور نہ کسی امر کی طمع ہو ؎

رہین دیدۂ شب زندہ دار خویشتنم ۔ کہ تلخ کرد برای تو خواب شیرین را

فضیل بن عیاض فرماتے تہے جب سورج ڈوبتا ہی تو مین خوش ہوتا ہون کہ اپنے
رب سے خلوت نصیب ہوگی اور جب سورج نکلتا ہی تو رنج کرتا ہون کہ لوگ میرے پاس
آئینگے رات رحمت کی لپٹون کی ساعت ہوتی ہے

فصل شب بیداری سات طرح پر ہی

ایک یہ کہ ساری رات جاگے یہ طور اون عابدون کا ہی جو خاص عبادت کے لیے
ہو رہے ہین اور اللہ کی مناجات سے لذت پاتے ہین اور رات کا جاگنا اونکی غذا
ہوگیا ہی چالیس تابعی اسی طرح کے تھے کہ عشا کے وضو سے صبح کی نماز پڑہا کرتے
دوم یہ کہ نصف شب جاگے اس قسم کے لوگ سلف مین بیشمار تھے اسکا طریق
یہ ہی کہ شب کی اول تہائی اور پچھلا چھٹا حصہ سووے تاکہ جاگنا اور عبادت کرنا
بیچا بیچ مین ہو یہ صورت افضل ہے سوم یہ کہ تہائی رات جاگے نصف شب اول
اور چھٹے حصے پچھلی شب مین سووے یعنی کہ آخر شب مین سونا اچھا ہی اس سے
صبح کو اونگھہ نہین آتی ابوہریرہ نے کہا کہ یہ لیٹنا صبح سے کچھہ پہلی سنت ہی حضرت
داود علیہ السلام اسی طرح کرتے تھے یہ سونا سبب مکاشفہ و مشاہدہ کا ہے کہ
غیب کے پردون کے پیچھے سے اہل دل کو حاصل ہوا کرتا ہی چہارم یہ کہ رات کا چھٹا
حصہ یا پانچوان حصہ جاگے اسکے لیے یہ بہتر ہی کہ نصف آخر شب مین ہو اور بعض
نے کہا کہ رات کا پچھلا چھٹا حصہ جاگے پنجم یہ کہ جاگنے کا کچھہ اندازہ ہی نہو کیونکہ شب کا
ٹھیک ٹھیک مقدار یا نبی وحی سے جانے یا ہیئت شناس اور ایک آدمی چاند دیکھنے
کے لیے مقرر کرے اسمین یہ دقت ہی کہ ابر کی راتون مین دشواری پڑتی ہے
اسلیے یہ مناسب ہے کہ اول شب مین اتنا جاگے کہ نیند آجاسے پھر جب آنکھہ کھلے

تب اوٹھکر عبادت کرے اور جب نیند کا غلبہ ہو تو سو رہے اس صورت مین ایک
شب مین دو بار سونا دو بار جاگنا ہو گا یہ سب اعمال سے سخت تر و افضلتر ہی حضرت
کی عادت شریف یہی تہی اور بہت سے صحابہ و تابعین اسی طریق پر تھے اور حضرت کا
جاگنا مقدار کے اعتبار سے ایک طور پر تہا کبہی نصف شب جاگتے کبہی تہائی کبہی
دو تہائی کبہی چہٹا حصہ سال تمام کی راتون مین یہی نہج مختلف ہوتا تہا ششم کمتر
مقدار جاگنے کا یہ ہی کہ بقدر چار رکعتون یا دو رکعتون کے جاگے اور اگر وضو کرنا
مشکل ہو تو ایک ساعت قبلہ رخ ذکر و دعا مین مشغول ہو کر بیٹھے انشاء اللہ تعالی
یہ شخص اللہ کی رحمت و فضل سے تہجد گزارون کے گروہ مین لکہا جائیگا بالجملہ جو شکل
جسکو آسان ہو اوسکو اختیار کرے ہفتم یہ کہ جب رات کے ٹہیک درمیان اوٹہنا
مشکل ہو تو مابین مغرب و عشا اور مابعد عشا کے وقت کو عبادت سے خالی نچہوڑے
پہر صبح صادق سے پہلے سحر کے وقت اوٹہہ کھڑا ہو یہ نکرے کہ صبح صادق سونے مین
گزر جائے اس صورت مین رات کے دونون طرفون مین جاگنا اور عبادت بجالانا ہو جائیگا

فصل برس بھر مین جو چند دن اور راتین عمدہ ہین اونکا بیان یہ ہے

کہ سال مین پندرہ راتین ہین طالب آخرت کو اونسے غافل ہونا نچاہیے کہ وہ راتین خیر کی
اوقات اور تجارت کی جگہین ہین ورنہ پہر مراد کو نہ پہونچیگا چہہ راتین رمضان کی پانچ تو
اخیر عشرے کی طاق راتین ہین یعنی ۲۱ ۲۳ ۲۵ ۲۷ ۲۹ انہین شب قدر کی جستجو

کیجاتی ہے ایک ۱۷ شب رمضان کی ہے جسکے صبح کو یوم الفرقان اور یوم التقی الجمعان ہوا تھا اسی روز مین جنگ بدر ہوئی تھی ابن الزبیر نے کہا کہ یہ رات شب قدر ہے باقی نورا تین یہ ہین شب غرہ محرم شب عاشورا شب اول ماہ رجب ۱۵ رجب ۲۷ رجب اس رات معراج ہوئی تھی لکن اس رات کی نماز جسکو لیلۃ الرغائب کہتے ہین بدعت ہے سنت سے ثابت نہین ہے ۱۵ شعبان سلف اس رات مین نماز نفل پڑہتے شب عرفہ شب ہشتم و نہم عیدین باقی رہے دن سال تمام کے سوا نیس دن ہین جنمین وظائف کا پیاپے پڑہنا مستحب ہے ایک عرفہ دوم عاشورا سوم ۲۷ رجب چہارم ۱۷ دن رمضان کا جسدن جنگ بدر ہوئی تھی پنجم ۱۵ دن شعبان کا ششم جمعے کا روز ہفتم عید کا دن اور دس دن ذیحجہ کے انکو ایام معلومات کہتے ہین اور چونکہ عرفہ پہلے گزر چکا تو یہ نو روز ہوسے اور تین دن ایام تشریق کے گیارہ بارہ تیرہ انکو ایام معدودات کہتے ہین انس نے کہا ہے کہ جب جمعہ اچھی طرح گزر جاتا ہے تو سب دن اچھے گزرتے ہین اور جب رمضان سلامت رہتا ہے تو تمام سال سلامت رہتا ہے اہل علم نے کہا ہے جو کوئی دنیا مین پانچ دن اپنی لذتون مین رہیگا وہ آخرت مین لذت نپائیگا مراد اس سے دو روز عید کے اور ایک دن جمعے کا اور ایکدن عرفے کا اور ایکدن عاشورے کا ہے اور ایام ہفتے مین بہتر دن جمعرات اور پیر کا ہے ان مین اعمال طرف اللہ تعالیٰ کی اوٹھاے جاتے ہین اور روزہ رکھنے کے لیے جو مہینے اور دن اچھے ہین وہ یہ ہین اول ماہ رمضان اسکا روزہ فرض عین ہے اور تارک عمد

اسکا کافر ہے مثل تارک نماز کے یہی حکم تارک زکوٰۃ و حج کا بھی ہے دوم چھہ روزے
شوال کے سوم نو روزے اول عشرۂ ذیحجہ کے چہارم تین روزے ایام بیض کے
۱۳ ۱۴ ۱۵ اور چاہیے ہر عشرے مین ایک روزہ رکھے یا ایک مہینے مین شنبہ
یکشنبہ دوشنبہ کو اور دوسرے مہینے مین سہ شنبہ چہارشنبہ پنجشنبہ کو اور افضل صیام
صوم داود علیہ السلام ہی کہ ایکدن صوم ہو اور ایکدن افطار اور صوم دہر منع ہی
اسی طرح روزہ رکھنا تنہا دن جمعے کے یا تنہا دن سنیچر کے اور دن عیدین کے روزہ
رکھنا حرام ہی اسی طرح ایام تشریق مین اسی طرح استقبال کرنا رمضان کا ایک یا دو
صوم سے مگر یہ کہ کسی کی عادت مین آپڑے ہ

فصل آخرت مین درجات جنت و درکات جہنم کی تقسیم کسطرح ہوگی

دنیا اس عالم ظاہری کا نام ہی اور آخرت عالم غیب کا نام ہی دنیا سی مراد انسان کی وہ حالت ہی جو موت سے
پہلے ہی اور آخرت سے وہ حالت جو بعد موت کی ہوگی سو دنیا کی زندگی آخرت کی مقابلے مین ایسی ہی جیسی انسان کا
خواب بمقابل مین جاگنے کے حدیث مین آیا ہے الناس نیام فاذا ماتوا انتبھوا ۔ ۵

دنیا خوابیست زندگانی دروی　　　خوابیست کہ درخواب بہ بینی آنرا

آخرت مین لوگون کے بہت سے اقسام ہونگے اور سعادت وشقاوت مین
اونکے درجات و درکات مین ایسا تفاوت ہوگا جسکا حصر نہین ہوسکتا ہے
جسطرح کہ لوگ دنیا کی سعادت وشقاوت مین بھی مختلف الاحوال ہین ہم افراد

درجات کے نہین گن سکتے اسلیے اجناس کا حصر کرتے ہین کہ آدمی قیامت مین
خواہ مخواہ چار قسم کے ہونگے اول تباہ کار و ہالک دوم معذب سوم ناجی چہارم
فائز مثال اسکی دنیا مین یہ ہی کہ ایک بادشاہ کسی ولایت کو مسخر کرے تو بعضون
کو قتل کرے یہ اول گروہ ہی اور بعضون کو مدت تک ایذا دے یہ دوسرا گروہ ہے
اور بعضون کو چھوڑ دے یہ تیسرا فرقہ ہی اور بعضون کو خلعت عنایت فرمائے
یہ چوتھا فرقہ ہی پہر اگر بادشاہ عادل ہے تو یہ باتین اوسکی بموجب ہونگی قتل
اوسیکو کریگا جو اوسکی سلطنت کے استحقاق کا منکر اور اوسکے دوست کا دشمن
ہوگا اور ایذا اوسیکو دیگا جو اوسکی سلطنت کا مقر تو تہا لکن خدمت مین قصور کرتا تہا
اور رہا اوسی کو کریگا جسکو اوسکے رتبہ سلطنت کا اقرار تہا مگر خدمت نکرنے سے
نہ مستحق خلعت کا ہی اور نہ تقصیر خدمت سے مستحق عذاب کا اور خلعت اونہین کو دیگا
جنھون نے ساری عمر اپنی اوسکی خدمت و نصرت مین گذرانی ہی پہر یہ بہی ضرور
ہی کہ جسنے جیسی خدمت کی ہوگی اوسکو ویسی ہی خلعت حسب مدارج کے دیگا اور
قتل کے بہی درجات متفاوت ہونگے کہ بعض کی فقط گردن ماری جائیگی اور بعض کی
ناک کان ہاتھہ پانون کاٹ کر ہلاک کیا جائے یعنی اونکے عناد و انکار کے درجات
بموجب اونکا قتل ہوگا اسی طرح معذبین کے درجات متفاوت ہونگے کسیکو کم
کسیکو زیادہ کسیکو تھوڑی مدت کسی کو بہت دنون تک اس صورت مین درجات
بے گنتی ہو سکتے ہین اسی طرح قیامت مین ان چارون گروہ کے درجے بیشمار ہونگے

مثلاً چوتھا گروہ جو فائزین کا ہی یعنے کامیابی والون کا اونمین کوئی جنت عدن مین کوئی جنت ماوی مین کوئی جنت فردوس مین ہوگا اور فرقہ سعدیین مین کسیکو تھوڑے دن عذاب رہیگا اور کسی کو ہزار برس اور کسیکو سات ہزار برس اور یہ شخص سب سے پیچھے دوزخ سے نکلیگا اسی طرح فرقہ ہالکین جو خدا کی رحمت سے نا امید ہی اونکے درکات مختلف ہونگے غرض کہ جسطرح کی طاعت و معصیت جس کسی سے ہوئی ہی اوسی طرح اوسکو درجات و درکات کا استحقاق ہوگا اول درجہ ہالکین کا ہی یہ وہ لوگ ہین جو رحمت خدا سے نا امید ہین یہ فرقہ منکرین کا ہی جو خدا سے مونھہ پھیر کر نرے دنیا کے ہو رہے ہین اور اللہ کو اور اوسکے رسولون کو اور اوسکی کتابون کو جھٹلاتے ہین کیونکہ مدار سعادت اخروی کا اللہ سے قریب ہونے اور اوسکے دیدار سے مشرف ہونے پر ہی سو یہ نعمت عظمی بدون اس شناخت کے ممکن نہین ہے جسکو ایمان و تصدیق کہتے ہین اور یہ منکرین اوسکی تکذیب کرتے ہین اسی لیے یہ اللہ کی رحمت سے ابدالآباد تک محروم رہینگے اور اسی تکذیب کی وجہ سے انھم عن ربھم یومئذ لمحجوبون کے مصداق بنینگے اور ظاہر ہی کہ جو اپنے محبوب سے جدا رہتا ہی تو درمیان اوسکے اور درمیان اوسکی آرزوی دل کے ایک حجاب حائل ہو جاتا ہی اسی سبب سے منکر لوگ آتش فراق آلہی مین مدام جہنم مین جلتے رہینگے اور اسی جگہہ سے عارفون کا یہ قول ہی کہ ہمکو نہ آتش دوزخ کا ڈر ہی اور نہ حوران بہشتی کا شوق بلکہ مطلب ہمارا دیدار آلہی ہی اور گریز فقط حجاب سے ہی و لہذا اونکی

عبادت بی خوف وطمع کے ہوتی ہے سہ

توبندگی چو گدایان بشرطِ مزد مکن + کہ خواجہ خود روشِ بندہ پروری داند

وہ کہتے ہین کہ اگر جنت و دوزخ نہوتی تو کیا اللہ تعالی مستحق عبادت کا اور ہم لائق
عبودیت کے نہ تھے لیکن عبادت کرنا بطمع جنت و خوف نار کچھہ خلاف منشاء شرع
شریف نہین ہی بلکہ منجملہ حسنات مطلوبہ کے ہے یدعون ربھم خوفا وطمعا
اور فرمایا ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنة
اور یہ ضرور نہین ہی کہ ہر ایک انسان ایسا دل رکھتا ہوا گر سب لوگون کے دل ایسے
ہوتے تو اللہ یہ کیون فرماتا ان فی ذلک لذکری لمن کان لہ قلب او القی السمع
وھو شھید بالجملہ درجہ ہلاک کا اونہین لوگون کو ہوگا جو جاہل و مکذب خدا و رسول
و کتب و یوم آخر و قدر و بعث بعد الموت کے ہین اسکی دلیلین قرآن و حدیث مین بی گنتی
ہین دوسرا رتبہ اون لوگون کا ہے جنکو عذاب ہوگا یہ وہ فرقہ ہی کہ اصل ایمان
تو رکھتا ہی مگر مقتضای ایمان کے موافق وفا کرنے مین قاصر رہا مثلا اصل ایمان توحید
ہی اب اگر کوئی شخص اپنی خواہش نفس کا پیرو ہو تو اوسکا معبود وہی اوسکی ہوای
نفس ہے اور وہ شخص صرف زبان سے توحید کہتا ہی اصل توحید اوسکو حاصل نہین ہے
افرأیت من اتخذ الھہ ھواہ اصل توحید جب حاصل ہو کہ کلمۂ لا الہ الا اللہ اور
اس آیت کا قل اللہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون ایک مطلب سمجھے اسطرح
کہ غیر اللہ کو بالکل چھوڑ دے اور اس آیت کے معنی بھی جانے ان الذین قالوا

ربنا اللہ ثم استقاموا یہ صراط مستقیم جسپر قائم ہونے سے توحید کامل ہوتی ہی
بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز ہے جیسے کہ آخرت مین پلصراط ہوگا
اسی لیے ہر ایک آدمی مین کچہہ نہ کچہہ میل اس راہ راست سی ضرور ہوتا ہی اس سے درجات
قرب مین بہی نقصان آتا ہی اور ہر نقصان کے ساتہہ دو آگین لگی ہوئی ہین ایک
آگ اس نقصان کی دوسری آگ جہنم کی جسکا ذکر قرآن مین ہی لکن شدت وخفت
اس عذاب کی دو امر پر منحصر ہی ایک قوت وضعف ایمان دوم کثرت وقلت اتباع
خواہش نفس اکثر لوگ ان دو باتون مین سے ایک بات ضرور ہی رکہتے ہین اسی
جہت سی آتش پر گذر کرنا بہی ضرور ہی قال تعالی وان منکم الا واردہا کان
علی ربک حتما مقضیا ثم ننجی الذین اتقوا ونذر الظالمین فیہا جثیا سلف کو یہی
ڈر تہا کہ ورود آتش کا تو معین ہی اور نجات مشکوک ہی بالجملہ اختلاف عذاب کا
بحسب اختلاف قوت وضعف ایمان اور کثرت وقلت طاعات ورکمی وبیشی معاصی
کے ہوگا جسقدر گناہون کی برائی اور کثرت ہوگی اوتنا عذاب بہی شدید وکثیر ہوگا
اور جس قسم کی خطا ہوگی اوسی قسم کا عذاب بہی مختلف ہوگا اب جو شخص اصل ایمان کو
مضبوط کر کے تمام کبائر سے بچیگا اور ارکان پنجگانہ اسلام کو اچہی طرح ادا کریگا اور
اوسکے ذمے فقط چند صغائر ہونگے جنپر مصر نہ تہا تو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اوس سے
فقط حساب یسیر ہوگا کسی طرح کا عذاب نہوگا ہان زمرۂ مقربین یا اصحاب یمین مین
ملنا اور جنت عدن یا فردوس مین جانا یہ منحصر ہی اقسام ایمان پر کیونکہ ایمان دو طرح پہ

ہو ایک تقلیدی جیسے عوام کا ایمان کہ جو کچھہ سنتے ہین اوسکو سچ جانتے ہین اور
ہمیشہ اوسی پر رہتے ہین دوسرا ایمان کشفی کہ نور آلہی سے سینہ کھلجاے افمن شرح
اللہ صدرہ للاسلام الخ وَاِلی ربک المنتہی جہہ مین آجاسے کیونکہ سوا اللہ و ذات و اوسکے
صفات و افعال کے کسی کو کچھہ ہستی نہین ہی کل من علیہا فان تو اس قسم کے ایمان
والے مقرب ہونگے فردوس اعلی انکا مقام ہوگا پہر اِنکے بہت سی اصناف ہین
جتنا تفاوت معرفت مین ہوگا اوتنا ہی فرق مراتب قرب مین ہوگا درجات
عرفان کے بیحد ہین اسلیے کہ کنہ جلال کا معلوم کرنا ممکن نہین ہی ہر عارف بقدر
اپنے معرفت کے بہرہ یاب ہوتا ہی رہا وہ شخص جو ایمان تقلیدی رکہتا ہی سو وہ
اصحاب یمین کے زمرے مین تو ہوگا لکن درجہ اوسکا درجہ مقربین سی کم ہوگا پھر
اصحاب یمین کے بہت سی مدارج ہین اونمین کا اعلی درجے والا مقربین کے ادنی
درجے والیکے قریب قریب ہوگا یہ حال اوس شخص کا ہی جو کبائر سے مجتنب اور فرائض
خمسۂ اسلام کا ادا کرنے والا ہی رہا وہ شخص جسنے ایک یا زیادہ گناہ کبیرہ کیا ہے
اور بعض ارکان اسلام کو چھوڑ دیا ہی سو ایسا شخص اگر موت سی پہلے توبۂ خالص کریگا تب تو ویسا ہوگا
جیسا کہ وہ شخص مذکور تھا اور اگر توبہ سی پہلے مرگیا تو وقت موت کے اوسکے حال کا خوف ہی کیونکہ موت
اگر اوس گناہ کے اصرار پر ہوگی تو کیا عجب ہی کہ ایمان لغزش کہا جاسے اور انجام برا ہو خصوصًا جبکہ
ایمان تقلیدی تھا اور عارف اہل بصیرت پر خوف سوء خاتمہ کا کمتر ہوتا ہی مقلدین بعد عذاب پورے
ہونے کے درجات اصحاب یمین مین مل جائینگے اور عارف اہل بصیرت اعلی علیین مین

سے جا جاوینگے تیسرا درجہ نجات والون کا ہی نجات سے مراد صرف بچنا ہی نہ سعادت
و فلاح یہ لوگ ایسے ہونگے کہ نہ انہون نے خدمت کی کہ خلعت پائین اور نہ قصور کیا
کہ عذاب سے ملے غالب یہ ہی کہ یہ حال کفار مین سے مجانین و اطفال اور بیہوشون کا ہوگا
جنکو دعوت اسلام نہین پہونچی ہے اور شہرون سے دور رہتے تھے اور عمر اونکی
جہالت و عدم معرفت مین کٹ گئی ایسے لوگون کو نہ معرفت ہی نہ انکار نہ طاعت ہے
نہ معصیت نہ کوئی وسیلہ ہی کہ قرب الٰہی حاصل ہو نہ کوئی خطا ہی کہ خدا سے دور و جدا
کرے اسلیے ایسے لوگ نہ اہل جنت ہین نہ اہل نار یہ ایک ایسی جگہہ مین رہینگے جو درمیان
جنت و نار کے ہے جسکو شرع مین اعراف کہتی ہین مگر کسی فرقے کو یہ کہنا کہ وہ قطعاً
اعراف مین رہیگا امر ظنی ہے اسکی اطلاع ٹھیک ٹھیک عالم نبوت مین ہی اولیا و
علما کے رتبے کی ترقی اس درجے تک بعید ہی اس مقام مین اشتباہ غالب تر ہے
چوتھا رتبہ اہل فلاح کا ہی یہ لوگ بدون تقلید کے عارف ہونگے اور یہی مقرب
و سابق ہین اسلیے کہ مقلد کو اگر فی الجملہ فلاح ہوگی تو بھی زمرۂ اصحاب یمین ہی مین
رہیگا اور یہ لوگ مقرب ہونگے اور جو کچھہ انکو ملیگا وہ حد بیان سے باہر ہی اور جو بیان
ہو سکتا ہی وہ اوسی قدر ہی جو قرآن مین یا حدیث مین مذکور ہے یہ بیان ہمنے رسالہ
ہادی القلب السلیم الی درجات جنات النعیم مین لکھا ہی اللہ و رسول کے بیان سے زیادہ کیا کوئی
کہیگا اللہ نے اجمالاً فرما دیا ہی فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین جزاء بما
کانوا یعملون اور حدیث قدسی مین ارشاد کیا ہی اعددت لعبادی الصالحین

ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر عارفون کا مقصود وہی
حالت ہوتی ہی جو کسی بشر کے دل پر اس عالم مین نہین گذر سکتی آور حور و قصور و میوہ جات
اور شہد و شراب و کنگن و زیور جو جنت کی چیزین ہین عارف اونپر حرص نہین کرتے
اور اگر اونکو یہ چیزین دیجاوینگی تو وہ انپر قناعت نکرینگی بلکہ طالب لذت دیدار کے
ہونگے کہ غایت سعادت و تمام لذت اور انتہا نعمت یہی ہی رابعہ بصریہ سی کہا تھا
تمہاری رغبت جنت مین کیا ہوگی کہا الجار ثم الدار یعنی اول صاحب خانہ پھر خانہ
معہذا وہ لوگ جو کہ عبادت بطمع جنت و خوف نار کرتے ہین وہ بہی اس مقصود سے
فی الجملہ خالی نہین ہوتے ہین واسطے اللہ تعالی نے فرمایا ہے للذین احسنوا الحسنی
وزیادۃ حسنی سے مراد جنت ہی اور زیادہ سی مراد دیدار آلہی اور فرمایا فمن زحزح
عن النار وادخل الجنۃ فقد فاز وما الحیاۃ الدنیا الا متاع الغرور اور فرمایا
وان الدار الآخرۃ لھی الحیوان لو کانوا یعلمون اس فصل کے اجمال کی تفصیل رسالہ
توزیع العباد مین لکھی گئی ہے اور پوری تحریر اسکی غزالی رح نے فرمائی ہی لیکن اسمین
بعض ظواہر احادیث کی تاویل معنوی کی ہی وہ ٹھیک نہین ہمارا ایمان ظاہر کتاب عزیز
و واضح سنت مطہرہ پر ہے جو شخص طالب فلاح آخرت ہو اوسکو ضرور ہی کہ رسالہ لسان
العرفان اور رسالہ منجیات و مہلکات کو مطالعہ کرے کیونکہ یہ زمانہ بوجہ قرب ساعت
کے ہلاک کا زمانہ ہی اسوقت مین کوئی شخص منجملہ ہر شش اشخاص مذکورہ کے اپنا وظیفہ بجا
نہین لاتا اکثر خلق نے اسی دنیا کی زندگی کو حیات سمجھ لیا ہی اور آخرت سی بالکل الگ

یا غفلت اختیار کی ہے حالانکہ زوال و فنای دنیا کا ملاحظہ رات دن کرتے رہتے ہین
لکن ساز و برگ سفر آخرت کا مہیا نہین کرتے عبّاد و علما کا وجود کیمیا و عنقا ہو گو نام کے
عابد عالم بہت موجود ہین جو رات دن شطحیات و بدعات و گفتگو و مجادلہ و مکابرہ مین
رہتے ہین طالبان علم کو دیکھو تو علوم دین نہین سیکھتے فنون معیشت کے حاصل کرنیمین
سرگرم رہتے ہین اور مقصود سب کا کسب دنیا ہی نہ طلب آخرت حکام کو دیکھو تو سب کے
سب لگ رہے ہین ظلم کو عدل جور کو انصاف کہتے ہین اہل حرفہ کو دیکھو تو سارے
دروغگو دغا باز خائن غیر امین ہین انکو اپنے وظیفے سے کیا کام انکا وظیفہ کمانا مال
حرام کا بازارون مین ہے رہے موحدین سو اونکی حکایتین کتابون مین لکھی ہین
آنکھہ سے کسی کو نہین دیکھا اور جنکو آنکھہ سے دیکھا ہو وہ ملحد ہین نہ موحد یعنی وحدت
وجود اونکا ایمان ہی اور ترک اوامر و نواہی اونکا نشان مسلمانان در گور و مسلمانی
در کتاب اس جگہہ اس آیت شریف کو ہر دم پیش نہاد خاطر رکھنا چاہیے تلك الدار الاخرة
نجعلها للذين لا يريدون علوا في الارض ولا فسادا والعاقبة للمتقين نسأل
الله لنا ولكم العافية في الدنيا والاخرة ونرجوه سبحانه وتعالى ان لا يجعل الدنيا
اكبر همنا ولا مبلغ علمنا ولا علينا [illegible] وان يرزقنا خاتمة حسنى وعاقبة احسنى

خا[illegible]سالة

ابن عباس کہتے ہین حضرت صحا[illegible]ہا تے تھے کہ کوئی سورت قرآن کی

تعلیم کرتے تہے فرماتے کہو اللھم انی اعوذ بك من عذاب جھنم واعوذ بك من عذاب القبر واعوذ بك من فتنہ المسیح الدجال واعوذ بك من فتنۃ المحیا والممات رواہ مالك ومسلم وابو داود والترمذی والنسائی ابوہریرہ کا لفظ رفعا یہ ہی پناہ نہین مانگتا کوئی بندہ آگ سے سات بار لکن آگ کہتی ہی ای رب تیرے فلان بندے نے مجہسے پناہ مانگی ہے تو اوسکو پناہ دے اور نہ سوال کرتا ہے کوئی بندہ جنت کا سات بار لکن جنت کہتی ہی کہ ای رب تیرے فلان بندے نے مجھکو مانگا ہی تو اوسکو جنت مین داخل کر رواہ ابو یعلی باسناد علی شرط الشیخان حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی قال اللہ عز وجل اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر اقرؤا ان شئتم فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین رواہ الشیخان والترمذی والنسائی وابن ماجہ یہ حدیث قدسی ہی یعنی اللہ تعالی فرماتا ہی طیار کی ہی مینے اپنے نیک بندون کے لیے وہ چیز جو نہ کسی آنکہہ نے دیکھی نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی بشر کے دلپر اوسکا خطرہ گذرا تم چاہو تو آیت پڑہو دوسرا لفظ ابوہریرہ کا رفعا یہ ہی قید سوط احدکم فی الجنہ خیر من الدنیا ومثلھا معھا ولقاب قوس احدکم من الجنہ خیر من الدنیا ومثلھا معھا الحدیث رواہ احمد باسناد حسن والبخاری ولفظہ لقاب قوس فی الجنہ خیر مما تطلع علیہ الشمس رواہ الترمذی وصححہ ولفظہ وموضع سوط فی الجنۃ خیر من الدنیا وما فیھا واقرؤا ان شئتم فمن زحزح عن النار وادخل

الجنة فقد فاز وما الحياة الدنيا الا متاع الغرور رواه الطبرانی فی الاوسط
باسناد رواته رواة الصحيح ولفظه لموضع سوط فی الجنة خير مما بين السماء
والارض وابن حبان ولفظه لقاب قوس احدكم وموضع قدم من الجنة خير
من الدنيا وما فيها انس کا لفظ رفعا یون ہی لقاب قوس احدكم او موضع قدة
فی الجنة خير من الدنيا وما فيها رواه الشيخان والترمذي قاب بمعنی قدر ہے
یعنی اندازه اور قد بکسر قاف بمعنی سوط یعنی تازیانہ ہی آسامہ بن زید کہتی ہین رسول
خدا صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا ہی الا اهل مشمر للجنة فان الجنة لا خطر لها
هي ورب الكعبة نور يتلألأ وريحانة تهتز وقصر مشيد ونهر مطرد وثمرة
نضيجة وزوجة حسناء جميلة وحلل كثيرة ومقام في ابد في دار سليمة وفاكهة
وخضرة وحبرة ونعمة في محلة عالية بهية قالوا نعم يا رسول الله نحن المشمرون
لها قال قولوا ان شاء الله فقال القوم ان شاء الله رواه ابن ماجة وابن ابي الدنيا
والبزار وابن حبان فی صحيحه والبيهقي ذکر سے ان احادیث کے اس جگہہ یہی
غرض ہی کہ اہل وظائف مذکورا گر اپنے اعمال مین مستقیم الحال رہینگے تو اونکا انجام
یہ مقام عالی ہوگا بیان نعیم جنت واہل جنت مین ہمارا رسالہ ہادی القلب السلیم الی
درجات جنات النعیم بحوالۂ آیات کتاب عزیز اور سنت مطہرہ کے بغایت جامع و
مفید ہی اسی طرح دوسرا رسالہ بیان ابواب نار مین النذیر العریان من درکات النیران
واعظ خوش بیان ہی اللہ تعالی ہمکو آگ سی بچاسے ہم دوزخ سے اوسکی پناہ چاہتی ہین

اور بہشت برین کا سوال کرتے ہین ہمکو اپنے عفو وسیع و رحم فسیح وجود جسم اور کرم عمیم
سے جنت مین لیجاے حدیث ابو سعید خدری مین فرمایا ہی اہل جنت اپنے اوپر سے
اہل غرف کو اسطرح دیکھین گے جسطرح کوکب درخشان کو کنارہ مشرق و مغرب مین
ڈوبتا ہوا دیکھتے ہین یہ اسلیے کہ اونکے درمیان تفاضل ہوگا کہا اے رسول خدا یہ منازل
انبیا کے ہونگے غیر وہان تک کاہیکو پہونچ سکتا ہی فرمایا بلی والذی نفسی بیدہ
رجال آمنوا باللہ وصدقوا المرسلین رواہ الشیخان والبزاز لفظ ایمان باللہ و تصدیق
رسل مین اعمال صالحہ داخل ہین کیونکہ ایمان کے کچھ اوپر ساٹھہ شعبے ہین وہ سب
افعال حسنہ ہین اور تصدیق اسی کو چاہتی ہے کہ تصدیق کرنے والا پیغمبرون کے
کہنے پر چلے اس سے معلوم ہوا کہ کتاب و سنت کا متبع اعتقاداً و عملاً و قولاً و حالاً اونچے
بڑے مرتبے والا ہوگا انسان ایمان درست کرکے وظائف اسلام پر جہانتک ممکن
ہو استقامت کرے پھر دیکھے کہ اللہ کی رحمت کیا احسان و اکرام و انعام اوسپر
کرتی ہے اور فقط زبان سے باتین بنانا اور ارکان خمسۂ اسلام پر بخوبی قائم نرہنا
یا نوافل طاعات سے محروم رہنا ہوس خام کا پکانا ہی ہوشیار عقلمند آدمی اس حالت
کو ہرگز لائق مغفرت و رحمت کے خیال نہین کرتا ہی اور احمق شخص لائق خطاب
اور التفات اہل دین کے نہین ہوتا ہی اکثر خلق دام غرور شیطان و نفس امارہ مین
گرفتار ہے اور مجرد رجا پر قانع حالانکہ خوبی رجا کی یہ ہی کہ عمل صالح کرے اور پھر اللہ
تعالی سے ڈرے اور امید مغفرت ذنوب کی رکھے اور خوبی خوف کی یہ ہی کہ باوجود

کثرت معاصی کے اوسکی رحمت وجود اوسکے غضب پر سابق ہی نا امید نہو کہ جسطرح امن اوسکے مکر سے کفر ہے اسی طرح نا امیدی اوسکے الطاف سے کفر ہی جو شخص اس آیت کو یاد رکھیگا ام حسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلہم کالذین امنوا وعملوا الصالحات سواء محیاہم ومماتہم ساء ما یحکمون اوسے امید ہے کہ وہ عامل صالح ہو جائیگا اور مصداق اس آیت کا ٹھیریگا قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ہو الغفور الرحیم اب مین اپنی اس فرد نفسی کو اس تمنا پر ختم کرتا ہوں

شنیدم وعدۂ دیدار فرداست	حصول مدعا موقوف انجاست
ازین حرفم دل و جان در گداز ست	قیامت بس دور و دراز ست
بباغ جلوہ سرو خود برافراز	سرت گردم قیامت جلوہ گرساز
اسیر طرز و انداز جبالم	کہ خواند از شوق بیتی حسب حالم
برافگن پردہ از رخ بے محابا	یکے کن وعدۂ امروز فردا

واخر دعوای ان الحمد للہ اولا و اخرا

یہ رسالہ دو روز مین عشرۂ اخیرۂ ماہ ذیحجہ سنہ ۱۳۰۵ ہجری کو ختم ہوا ختم اللہ لنا بالحسنی و زیادہ و رزقنا فی الدارین بسرور کرمہ موجبات السعادہ

آمین ثم آمین